

سوال

قربی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے یا دور کی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا

جواب

بھٹہ

رام کی ایک جماعت نے مستقب قرار دیا ہے کہ کسی اجنبی یعنی ایسی عورت سے جس سے آدمی کی رشتہ داری نہ ہو اور نہ ہی کوئی نسب نامہ ہو سے شادی کرنا مستحب ہے، اور اس کی کئی ایک عظیم بیان کی ہیں :

ا :

ہوگی، یعنی اس کی صفات اچھی ہوگی اور اس کا بدن قوی ہوگا، کیونکہ وہ اپنے بچپن اور ماؤں کے اوصاف نہیں لے گا۔

ب :

کے باپین علیحدگی کا خدشہ جاتا رہے گا، کیونکہ علیحدگی میں قطع رحمی ہوتی ہے۔

نصاف میں درج ہے :

"دین والی اور زیادہ بچے جننے والی اور کنواری و حسب و نسب والی اجنبی عورت اختیار کرنا مستحب ہے" انتہی

ن (16/8).

مطاب اولی النہی میں درج ہے :

رت ہو "کیونکہ اس کی اولاد نجیب ہوگا، اور اس لیے بھی کہ علیحدگی کا خدشہ ختم ہو جائیگا، کیونکہ رشتہ دار ہونے کی وجہ سے جب علیحدگی ہو تو یہ قطع رحمی کا باعث بنے گا جو کہ حرام ہے۔

یک قول یہ بھی ہے کہ: اجنبی اور غیر رشتہ دار عورتیں زیادہ نجیب اولاد پیدا کرتی ہیں، اور بچہ کی بیٹیاں زیادہ صبر کرنے والیاں ہوتی ہیں" انتہی

ن (9/5).

رامام نووی رحمہ اللہ المتناجج میں لکھتے ہیں :

"دیندار نسب والی جو کہ رشتہ دار نہ ہو اور کنواری لڑکی اختیار کرنا مستحب ہے"

رجلال الحلی اس کی شرح میں لکھتے ہیں :

"اس کی قربی رشتہ دار نہ ہو، یعنی وہ اس سے اجنبی ہو یا پھر دور کی رشتہ دار ہو... اور دور کی رشتہ دار کسی اجنبی عورت سے زیادہ بہتر ہے" انتہی

ع (208/3).

کہ اس مسئلہ میں کوئی نص نہیں ہے لیکن ائمہ صاحت کی بنا پر یہ فقہاء کا اجتہاد ہے، اور یہ چیز اشخاص اور رشتہ داری کے اعتبار سے ایک دوسرے میں مختلف ہوگی، جو سنتا ہے کوئی شخص یہ رائے رکھے کہ اس کا رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنے میں ہی اس عورت اور اس کے خاندان کی حفاظت ہے، یا پھر وہ لڑکی

پر نکاح جائز ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی جو کہ ان کی پھوپھی کی بیٹی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ابوالعاص سے کی جو زینب کی خالہ کے بیٹے تھے، اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ رضی

ن شہین رحمہ اللہ نے فقہاء کی علت یعنی بچہ نجیب ہوگا، اور قطع رحمی کا خدشہ سے بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

نے جو کہا ہے وہ صحیح ہے، لیکن جب رشتہ داروں میں کوئی ایسی لڑکی ہو جو دوسرے اعتبارات (یعنی دین اور حسب و نسب اور جمال) میں اس سے بہتر ہو تو یہ افضل ہوگی، اور جب دونوں برابر ہوں تو پھر اجنبی اولیٰ اور افضل ہے۔

ہیں یہ بھی ہے کہ: اگر بچہ کی بیٹی ایک دین والی اور اخلاق کی مالک عورت ہو، اور اس شخص کے حالات اور امکانات نرمی و معانفت کے محتاج ہوں تو بلا شک اس میں بہت بڑی مصطت ہے۔

لیے انسان اس معاملہ میں مصطت کو مد نظر رکھے کیونکہ مسئلہ میں کوئی ایسی نص نہیں جس کو لیا جائے، اسی لیے اسے اس پر عمل کرنا چاہیے جس میں زیادہ مصطت دیکھتا ہے" انتہی

ع (123/5).

مستقل فتویٰ کیٹی کے علماء، کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

تہ داروں میں شادی کرنے کے متعلق کیا رائے ہے، اور کیا ایسا کرنا اولاد کو پاچھ کرنے کا باعث بنتا ہے؟

بیٹی کے علماء، کا جواب تھا :

ن حدیث نہیں ملتی جو رشتہ داروں میں شادی کرنے سے روکتی ہو، اور جس سے یہ علم ہو کہ رشتہ داروں میں شادی کرنا پاچھ اولاد پیدا ہونے کا باعث بنتا ہے، بلکہ یہ سب کچھ تو اللہ بھانڈو تعالیٰ کی قضا و قدر سے ہوتا ہے، نہ کہ رشتہ داروں میں شادی کرنے کے باعث جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہو چکا ہے" انتہی

ن (13/18).

والله اعلم.

اسلام سوال و جواب

72263